خیابان خزاں ۲۰۲۳ء

جادوئی حقیقت نگاری: تعریف، عناصر اور طریقہ کار (تحقیقی مطالعہ)

فضل کبیر: لیکچرار، شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور
مسرور حسین: بی ایس آٹھواں سمسٹر
سدرہ صادق: لیکچرار، شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور

ABSTRACT

Magical realism is being used as major tool and technique in fiction explaining postmodern and/or depressed colonial settings. The technique aims to relate socio-political situation through unnatural events and elements as natural. This article is an attempt to explain its context as it is understood and utilized by Urdu literature writers and critics. As this technique mainly involves mixing elements of factual and imaginary world, and authors displays self-proclaimed picture of time, the Urdu context make this richer experience through tradition of mythology and their depiction in literature. The method of this technique includes pluralism, hybridity, authorial reticence and marvelous reality, and this article documents the understanding of Urdu authors and critics of these themes.

Key Words: Magical Realism, Urdu Literature and Magical Realism; Supernatural in Literature; Pluralism; Hybridity; Authorial Reticence; Marvelous Reality

کلیدی الفاظ:

جادوئی حقیقت نگاری، تکنیک، مافوق الفطرت، فنتاسی، تکثیریت، مخلوط البیانیہ، خاموش کلامی، حیرت انگیز سچائی

جادوئی حقیقت نگاری

ا۔ تکنیک:

تکنیک انگریزی لفظ "Technique" کا اردو ترجمہ ہے۔ روبینہ تبسم اپنی کتاب "اردو تنقیدی تناظرات" میں لکھتی ہے کہ دراصل انگریزی میں یہ لفظ یونانی سے آیا ہے۔ یونانی میں یہ لفظ "Techniko" تھا، جو انگریزی میں تکنیک

بن گیا۔ اصطلاحاتِ نقد و ادب میں تکنیک کے لغوی معنی ہیں "فن، اصولِ فن، طریق کار"، اُردو لغت میں تکنیک کے لغوی معنی ہیں "فنی قابلیت، صنعت گری، مہارت، کاری گری، طریق کار اور لائحہ عمل"

انگریزی اور اردو ادب میں لفظ "تکنیک" ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اوکسفرڈ ایڈوانسڈ لرنرز ڈکشنری کے مطابق:

"A method of doing or performing some thing ؛
especially in the arts or science" ۱

یعنی وہ طریقہ کار جس کے ذریعے تخلیق کار اپنے فن کو پیش کرتا ہے۔ ادب میں لفظ "تکنیک" کو "طرزِ تحریر" یا "قدرت بیان" کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔

۲. جادو:

'جادوئی حقیقت نگاری کی ترکیب "جادو" اور "حقیقت" سے مل کر بنی ہے؛ جس میں لفظ 'جادو' جو کہ فنٹیسی کا ایک حربہ ہے، کسی قدر عام فہم ہے کہ ہماری اردو زبان کی روایت میں ایسی داستانیں، ناول اور افسانے موجود ہیں؛ جس میں مافوق الفطرت عناصر اور تخیلاتی بود و باش بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یہ نکتہ وضاحت طلب ہے کہ یہاں جادو سے مراد عام معنوں میں لیا جانے والا جادو نہیں ہے بلکہ یہاں جادو زندگی کے رازوں سے عبارت ہے، جو حقیقت کے ساتھ فطری رشتہ قائم کرنے کے لیے مصنف سے نئے برتاؤ کا تقاضہ کرتا ہے۔ لفظ 'جادو' کی مزید وضاحت کرنے کے لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جادوئی حقیقت نگاری میں میجک شو کے مداری کی طرح جادو نہیں دکھایا جاتا، جو سیکھی ہوئیں چالوں سے تماشائیوں کے سامنے ماورائے عقل حرکات دکھاتا ہے اور اپنی ٹوکری میں داد جمع کرتا ہے۔ مذکورہ حرکات دیکھنے کے بعد تماشائی جان لیتے ہیں کہ جو کچھ ان کو دکھایا گیا ہے، فریب ہے اور اس کے پیچھے ایسے طریقے موجود ہیں، جنھیں سیکھ کر کوئی بھی اس قسم کی ماورائے عقل حرکات پیش کر سکتا ہے۔ جب کہ جادوئی حقیقت نگاری میں قصہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔ اس میں ادیب یا فن کار خلافِ فطرت حرکات کو حقیقی ماحول میں کچھ اس انداز میں پیش کرتا ہے جس پر یقین کرنا مشکل نہیں ہوتا کیوں کہ قاری سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا گیا ہے ایسا حقیقت میں پیش آیا ہو گا۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"پسِ نو آبادیاتی تخیل چوں کہ قدیم و جدید ، مغربیت و جدیدیت ، توہم و تعقل، تخیل و حقیقت کی نو آبادیاتی جبری تفریق سے آزادی حاصل کرتا ہے ،اس لیے اسے فکشن کی نئی ہیئتوں کی مدد سے قدیم داستانوی ماضی کی تھاپ پانے میں کوئی اچنبا محسوس نہیں ہوتا۔ اسے نئی مخلوط (hybridity) کثیر جذبی صورت حال کی نمائندگی کے لیے قبل نو آبادیاتی عہد کے داستانوی فکشن سے رشتہ جوڑنے میں حیرت نہیں ہوتی"۲

۳. حقیقت نگاری:

دوسری اصطلاح یعنی 'حقیقت نگاری' توجہ اور وضاحت طلب ہے۔ حقیقت نگاری کی اصطلاح نے اٹھارہویں صدی کے وسط میں فلسفے کی سطح پر جنم لیا تھا لیکن انیسویں صدی کے وسط میں یہ اصطلاح اپنی بھرپور وسعت کے ساتھ سامنے آئی۔ عمیق مطالعے سے اس بات کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ حقیقت نگاری سب سے پہلے ارسطو کے افکار میں سامنے آئی تھی۔اس کے مطابق فن کی بدولت کائناتی حقیقتوں کے بارے میں جاننا ممکن ہے۔ حقیقت نگاری کی ابتدا کب ہوئی؟ اس سلسلے میں امجد طفیل اپنی کتاب ادب کا عالمی دریچہ میں لکھتے ہیں:

"حقیقت نگاری کی ابتدا مغرب میں انیسویں صدی کے شروع میں ہوئی اور یہ صدی بلاشبہ حقیقت نگاری کی صدی قرار دی جاسکتی ہے۔"۳

انیسویں صدی میں پہلی اور دوسری جنگ عظیم جیسی حقیقتیں سامنے آئی تھیں،اس لیے شاید امجد طفیل اس صدی کو حقیقت نگاری کے لیے موزوں صدی قرار دیتا ہے۔ آغاز کے بعد حقیقت نگاری کی تعریف ابوالاعجاز حفیظ صدیقی اپنی کتاب کشاف تنقیدی اصطلاحات میں اس طرح کرتے ہیں:

"ادب میں اشیا، اشخاص اور واقعات کو کسی قسم کے تعصب ، عینیت ، موضوعیت اور رومانیت سے آلودہ کیے بغیر دیانت و صداقت کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش حقیقت پسندی یا حقیقت نگاری کہلاتی ہے۔"۴

حقیقت نگاری کی مزید وضاحت کے لیے امجد طفیل کی حقیقت نگاری کی تعریف درج کی جاتی ہے:

"حقیقت نگاری ایک ایسے رویے کا نام ہے جس میں ادیب اپنی ذات کو منہا کر کے سماجی ماحول اور فرد کا مطالعہ لاتعلقی کے کرتا ہے اور اسے معروضی نقطہ نظر سے ہدفِ تنقید بناتا ہے۔"۵

تعریف کے بعد اس اصطلاح کے لیے ابوالاعجاز حفیظ صدیقی حدود اس طرح متعین کرتے ہیں:

"خارجی حقائق (مثلاً سماجی زندگی اور اس کے مسائل) کو حتی المقدور معروضی صحت کے ساتھ پیش کرنا، کسی خیالی یا مثالی دنیا کی بجائے اس ناقص مگر حقیقی دنیا کو موضوع بنانا، بایست کے بجائے ہست کی تصویر کشی۔ حقیقت پسند ادیب تخیل پر امر واقعہ کو ترجیح دیتا ہے۔ ماضی کی بجائے حال کے مسائل و معاملات کو اہم جانتا ہے۔ چونکہ زندگی کی موضوعی تصویر کشی اس کا مقصود ہے اس لیے اپنی ذات کو وہ ادب پارے میں نمایاں کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ زندگی کے ایسے کراہت انگیز کوائف و مظاہر کو بھی موضوع بناتا ہے جن کا وجود مسلم ہوتا ہے۔" ۶

حقیقت نگاری کی درجہ بالا تعریف اور متعین کردہ حدود کو مد نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ حقیقت نگاری کی اصطلاح میں بہت زیادہ امکانات ہیں، اس لیے اس کے معنی و مفہوم پر کبھی اتفاق رائے نہ ہو سکا، لیکن امجد طفیل اس کے چار مفاہیم کا ذکر کرتے ہیں:

"اپنی ابتدا سے حقیقت نگاری چار مفاہیم کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھی۔ ایک معروضیت تھا جس نے بے رحم حقیقت نگاری کے رجحان کو آگے بڑھایا تو ادیب نے معاشرے کے سرجن کا روپ اختیار کر لیا۔ دوسرا رویہ سماج کی عکاسی کا تھا جس نے معاشرے کے طبقاتی مطالعے کی شکل اختیار کی اور

مختلف طبقوں کی اخلاقیات، سوچ اور ان طبقوں کے درمیان تصادم کو بیان کرنے کی کوشش کی۔ تیسرا رویہ انفرادیت پر مبنی تھا اور فرد کے مطالعے کو اہم گردانا تھا جس نے آگے چل کر نفسیاتی حقیقت نگاری کو نمایاں کیا اور چوتھا مفہوم گروہی نقطہ نظر کو اہمیت دینا تھا جس نے خاص طور پر سوشلسٹ انقلاب کے بعد اشتراکی ممالک میں عروج حاصل کیا۔"۷

عبد العزیز ملک جادوئی حقیقت نگاری کے لیے حقیقت نگاری کو اہم قرار دیتا ہے کیوں کہ اول جادوئی حقیقت نگاری میں بین السطور ہو یا اشاروں اور کنایوں میں ہو، حقیقت ہی کو پیش کیا جاتا ہے، دوم یہ کہ وہ حقیقت جس ماحول میں پیش کی جاتی ہے وہ جادوئی ہوتا ہے اور جادوئی بھی ایسا کہ اس پر حقیقت کا گمان ہو۔ لوئس پارکنسن زمورا اور وینڈے بی فارس اپنے رسالے "Magical Realism: Theory, History, Community" میں لکھتے ہیں:

"ترجمہ: حقیقت نگاری سے جادوئی حقیقت نگاری کی طرف جست 'علمیاتی توڑ پھوڑ' سے عبارت ہے"۸

۴. جادوئی حقیقت نگاری:

یہ دونوں الفاظ (جادو اور حقیقت نگاری) ملتے ہیں تو جادوئی حقیقت نگاری کی ترکیب وجود میں آتی ہے اور فکشن کے ایک نئے انداز یعنی پسِ نو آبادیاتی فکشن کو جنم دیتی ہے۔ پسِ نو آبادیاتی فکشن کیا ہے؟ اس سلسلے میں ڈاکٹر ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"پسِ نو آبادیاتی فکشن ہمیں فکشن کی ایک متبادل صورت مہیا کرتا ہے، جو سامنے کی یہ رخی حقیقت پر مبنی نہیں ہوتی، بلکہ فراموش کردہ، مطعون مگر مقامی عناصر سے ماخوذ ہوتی ہے۔ یہ فکشن اس سب کی واپسی کو ممکن بناتا ہے، جسے نو آبادیاتی سیاسی اور علمیاتی جبر نے حقارت سے حاشیے پر دھکیل رکھا ہوتا ، اور اس کے سلسلے میں قسم قسم کی بدگمانیاں پیدا کی ہوتی ہیں۔"۹

جادو اور حقیقت نگاری کے ملنے سے دونوں الفاظ کے وہ معنی و مفاہیم باقی نہیں رہتے جو یہ الگ الگ ہو کر دیتے ہیں۔ دونوں الفاظ کی ملاپ سے معنویت کی نئی جہات سامنے آتی ہیں۔ اس سلسلے میں عبد العزیز ملک اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"اگر جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی تخلیقات کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایسی تخلیقات میں غیر متوقع طور پر چیزوں کا گم ہونا، معجزاتی صورت حال، غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل کردار، عجیب و غریب اور حیرت انگیز ماحول جیسے عناصر کو قاری کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔"۱۰

جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف کتاب 'Magical Realism And Post Colonial Novel' کے مصنف کرسٹوفر وارنس (Christopher Warnes) اس طرح کرتے ہیں:

"ترجمہ: یہ بیانیہ کا ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں مافوق الفطرت عناصر کو فطری بنایا جاتا ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ اس میں تخیلاتی اور حقیقی، فطری اور غیر فطری کو ایک ہی سطح پر پیش کیا جاتا ہے۔"۱۱

کرسٹوفر وارنس کی یہ تعریف جادوئی حقیقت نگاری کی ایک سادہ سی تعریف ہے اور مکمل وضاحت سے قاصر ہے، کیوں کہ تعریف میں یہ تو کہا گیا ہے کہ فطری اور غیر فطری عناصر کو ایک ہی سطح پر پیش کیا جاتا ہے، مگر یہ عمل کس طرح ظہور پذیر ہوتا ہے؟ یہ نہیں بتایا گیا حال آنکہ کسی بھی تکنیک کی وضاحت کے لیے یہ بتانا ضروری ہوتا ہے؛ کہ وہ کس طرح عمل پذیر ہوتی ہے؟ ویانا سٹیٹ یونیورسٹی میں جاپانی سٹڈیز کے پروفیسر میتھیو سٹریچر (Matthew Strecher) جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

"What happens when a highly detailed realistic setting is invaded by some thing too string to believe" ۱۲

میتھیو سٹریچر کی جادوئی حقیقت نگاری کی یہ تعریف قابلِ اعتبار ہے کیوں کہ وہ حقیقت کے لیے مشکل یقین کی شرط ضروری قرار دیتا ہے۔ یوں کہنا چاہیے کہ ان کی یہ تعریف جادوئی حقیقت نگاری میں دو مختلف اطراف کا ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہونے کا اعلان ہے۔ بذاتِ خود جادوئی حقیقت نگاری جادو اور حقیقت (Polar Opposition) کا منطقی اور فطری امتزاج ہوتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ یہ تکنیک دو متضاد تصورات جیسے جادو اور حقیقت، زندگی اور موت، دن اور رات وغیرہ کو پریشان کر کے رکھ دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس تکنیک سے حقیقت کو آنکھوں کے سامنے لائے جانے کی توقع نہیں رکھی جاسکتی، کیوں کہ اس سے حقیقت کی آنکھ کی عطا ممکن ہے۔

اس کے علاوہ یورپ میں جادوئی حقیقت نگاری کے حوالے سے یہ تصور بھی موجود ہے کہ یہ تکنیک تانیثی فکشن کا حصہ ہے ، جس کے ذیل میں الینڈی (Isabel Allende) (۲ اگست ۱۹۴۲ء)اور لورا ایسکویل (Laura Esquivel) (۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء) کا ذکر بطورِ خاص کیا جاتا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے جرمی ہاتھورن کی کتاب 'Studying the Novel' سے یہ حصہ درج کیا جاتا ہے:

> "ترجمہ: یورپ میں یہ اصطلاح خاص طور پر خواتین ناول نگاروں اور تانیثی ناولوں سے متعلق برتی جاتی ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس میں 'دوغلا پن' ہے جو شاید گمراہ کن ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے جادوئی حقیقت نگاری خاص طور پر حقیقت پسند پلاٹ اور سیٹنگ میں تخیلاتی عناصر کا برمحل اور اچانک استعمال ہے۔"۱۳

جادوئی حقیقت نگاری سے متعلق درجہ بالا تصور عجیب اس لیے ہے کہ اس کی بنیاد یک طرفہ رویے پر قائم ہے۔ ایک مخصوص سیاسی صورت حال میں جنم لینے والی تکنیک کو محض تانیثی فکشن سے منسوب کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ دوسری جانب یہ تعریف پلاٹ میں حقیقت پسندی اور تخیل میں حالات کا تقاضا اور اچانک استعمال؛ جادوئی حقیقت نگاری کے لیے اپنے انداز میں حدود متعین کرنے کی کوشش بھی ہے۔ اس کے علاوہ سیمپچالم تمارانہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"In addition to many male magic realistic writers whose works have been examined just before, there are some renowned female novelists also contributed especially Isabel Allende with her famous novel The House of the Spirits (1982) is one of the important magic realistic novels" ۱۴

آکسفورڈ ادبی اصطلاحات کی لغت میں جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف اس طرح موجود ہے:

"جادوئی حقیقت نگاری... جدید افسانوی ادب کی ایک قسم ہے جس میں فنتازیہ عناصر اور Fabulous(داستانوی / دیومالائی)عناصر ایک ایسے بیانیے میں جو عام طور پر معروضی حقیقت پسندانہ رپورٹنگ کے قابلِ یقین لہجے کا حامل ہوتا ہے، شامل ہوتے ہیں۔ ایک مضبوط سماجی اور عصری حوالے کو قائم رکھتے ہوئے اساطیر، لوک داستان اور حیواناتی کہانیوں کی طاقت استعمال کرتے ہوئے حقیقت نگاری کی حدود عبور کرنے کے لیے جدید ناول کے رجحان کو تشکیل دینا، جادوئی حقیقت نگاری ناولوں میں فنتازیہ عناصر اُڑان، پرواز، ٹیلی پیتھی، ٹیلی کنیسز کو حقیقت کا حصہ بنا دینے کا مطلب ہے کہ جادوئی حقیقت نگاری بیسویں صدی کے اکثر موہوم سیاسی حقائق کو اپنے احاطے میں لانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔"۱۵

اس تعریف کی رو سے جادوئی حقیقت نگاری ایک صنف کی صورت اختیار کرتی ہے۔ یہ تعریف جادوئی حقیقت نگاری کے ذیل میں ظہور پذیر ہونے والی حرکات سے بیسویں صدی کے سیاسی حالات کا پردہ چاک کرتی ہے۔ اس طرح یہ تعریف جادوئی حقیقت نگاری کی تاریخ میں بیان کئے گئے واقعات کی شہادت پر دال ہے، بہر حال کیمبرج لغت میں جادوئی حقیقت نگاری کے متعلق لکھا ہے:

"A style of writing, films, art, etc. that mostly represents life as it really is but with some events or features that are magical or supernatural" ۱۶

درجہ بالا تعریف کی رو سے جادوئی حقیقت نگاری ایک تکنیک کے طور پر متعارف ہوتی ہے اور مذکورہ تکنیک کی یہ تعریف ان حالات کا احاطہ بھی کرتی ہے، جن میں یہ سامنے آئی ہے، محمد عباس اپنے مضمون میں جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

"اگر جادوئی حقیقت نگاری کی حتمی تعریف کرنے کی کوشش کی جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جادوئی حقیقت نگاری بیانیہ کی ایک ایسی تکنیک ہے جس کے ذریعے مختلف مافوق الفطرت، ماورائے عقل، ناقابلِ یقین واقعات کو حقیقت کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ یہ ملاپ فینٹیسی کی طرح نہیں ہوتا بلکہ یہاں یہ تمام چیزیں جانی پہچانی اور مانی ہوئی دنیا کا حصہ بن کر آتی ہیں، ان کی پیش کش کا مقصد تحیر، خوف، سنسنی، دلچسپی یا دہشت پیدا کرنا نہیں ہوتا بلکہ یہ اسی طرح افسانوی عمل میں کار فرما ہوتی ہیں جس طرح باقی تمام حقیقت پسندانہ مظاہر افسانے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس تکنیک میں یہ تمام واقعات افسانے، ناول کے اندر سبھی کرداروں کے لیے ایک روز مرہ حقیقت کی مانند قابلِ قبول ہوتے ہیں اور کسی طرف سے ان کے وقوع پر کوئی حیرت آمیز ردِّ عمل ظاہر نہیں ہوتا۔ افسانے، ناول میں تمام ذی ہوش لوگ ان کو برتتے ہیں اور انہیں معمول کا حصہ مانتے ہیں۔ بیانیے کے اندر ان واقعات کی سائنسی توضیح، تشریح کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی اور پورے متن میں یہ واقعات اسی طرح ماورائے عقل رہتے ہیں اور اس کے باوصف مصنف، تمام کرداروں اور قاری کے لیے بھی قابلِ قبول ہوتے ہیں۔"۱۷

مندرجہ بالا تمام تعریفوں کو مد نظر رکھ کر جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف یہ وضع کی جا سکتی ہے؛ کہ جادوئی حقیقت نگاری ایک ایسی مابعد جدید تکنیک کا نام ہے؛ جس میں جادوئی بیانیے کے ذریعے حقیقت کا انکشاف کیا جاتا ہے۔ جادوئی بیانیہ سے مراد ماورائے عقل بیانیہ ہے؛اس طرح اس تکنیک کا یہ حصہ ان تاریخی حالات کا احاطہ کرتا ہے؛ جس میں جادوئی حقیقت نگاری نے جنم لیا؛ جب کہ حقیقت سے مراد بیسویں صدی کی ناول کی حقیقت نگاری ہے۔ لیکن اس تصور نے کہ جادوئی حقیقت نگاری میں جادو، اساطیر، دیومالائی، واہمے یا جنوں پریوں کی کہانی کا ذکر کیا جاتا ہے، اُردو ادب میں ایک غلط فہمی پیدا کر دی جس کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔

۵. اُردو کلاسیک اور جادوئی حقیقت نگاری:

اُردو دنیا میں اکثر اوقات یہ سمجھا جاتا ہے کہ جہاں کہیں کسی کہانی میں جادوئی عناصر، بھوت، پری یا اساطیری کردار، چڑیل یا مافوق الفطرت واقعات آئے وہ جادوئی حقیقت نگاری کی تکنیک کہلائے گی اور اس تصور کو بنیاد بنا کر طلسم ہوش ربا، بوستان خیال، الف لیلہ، آرائشِ محفل، بیتال پچیسی، باغ و بہار اور فسانہ عجائب جیسی داستانوں میں جادوئی حقیقت نگاری کی موجودگی ظاہر کی جاتی ہے یہی نہیں بل کہ یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ لاطینی امریکہ سے قبل ہمارے ہاں جادوئی حقیقت نگاری کے نمونے موجود ہیں، حال آنکہ ان داستانوں میں مافوق العقل واقعات تو موجود ہیں، لیکن حقیقت موجود نہیں ہے اور سچ یہ ہے کہ جادوئی حقیقت نگاری کی اصطلاح حقیقت نگاری ہی کی ایک قسم ہے، جس میں سماجی، نفسیاتی اور اشتراکی نقطہ نگاہ سے انسان، اس کے ماحول اور اس کے کائنات کی حقیقت کا کھوج لگایا جاتا ہے۔ اس کے کردار ہمارے ارد گرد دنیا سے تعلق رکھتے ہیں، اس کے واقعات ہمارے دیکھے بھالے ہوتے ہیں اور اس کا ماحول ہمیں اجنبی نہیں لگتا، یہی وجہ ہے؛ کہ پڑھتے ہوئے قاری کو کوئی بھی حوالہ حقیقت سے بعید نظر نہیں آتا۔ دراصل یہ حقیقت نگاری جادوئی حقیقت نگاری کی بنیاد ہے، چناں چہ کوئی فن پارہ محض اس وجہ سے جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی تصور نہیں کیا جا سکتا کہ اس میں جادوئی عناصر، مافوق الفطرت واقعات اور چڑیل یا جن وغیرہ کا ذکر آیا ہے بل کہ جادوئی حقیقت نگاری کے لیے ضروری یہ ہے کہ مصنف ایسی حقیقت کا انتخاب کرے، جو اپنے اندر جادوئی کیفیت رکھتی ہو۔ اس لیے کوئی فن پارہ چڑیل، جن یا بھوت کے ذکر کی وجہ سے جادوئی حقیقت نگاری کا متحمل نہیں ہو سکتا، بل کہ اس بات کا امکان ہے کہ کوئی فن پارہ جن، بھوت یا چڑیل کے ذکر کی موجودگی میں جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی نہ ہو، اسی طرح اس بات کا امکان بھی ہے اگر کسی فن

پارے میں جن، بھوت یا چڑیل کا ذکر نہیں ہے وہ بھی جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی ہو یہ اس صورت میں ممکن ہے جب کسی فن پارے میں موجود کردار سمجھ سے بالاتر ہو، لیکن اس کا ماحول حقیقت پسندانہ عناصر سے معمور ہو۔ محمد عباس اپنے مضمون بہ عنوان انتظار حسین اور طلسمی حقیقت نگاری میں ایک جگہ اس طرح رقم طراز ہیں:

"افسانوں میں طلسمی حقیقت نگاری کا جائزہ لیتے وقت سب سے پہلے تو یہ چیز ملحوظ ذہنی چاہیے کہ کہانی حقیقت نگار ہو۔ اپنی زمانی قیود یا مکانی حدود کے ذریعے واضح طور پر اس زمین سے تعلق رکھتی ہو اور ہم اس کے ماحول، اس کی فضا کو اپنی روزمرہ زندگی میں شناخت کر سکیں۔ اگر کہانی حقیقت نگار نہیں ہے اور فینٹیسی اور تمثیل کی سطح پر جی رہی ہے تو اسے طلسمی حقیقت نگار کہانی کے طور پر نہیں لیا جائے گا کیوں کہ طلسمی حقیقت نگاری کی پہلی شرط یہی ہے کہ حقیقت نگاری کے اندر رہتے ہوئے جادو کی چھوٹ پڑتی دکھائی دے۔"۱۸

کلاسیکل ادب سے قطع نظر جدید اُردو ادب میں جادوئی حقیقت نگاری کی پہلی مثال ناصر عباس نیر منٹو کے افسانوں 'فرشتہ' اور 'پھندنے' میں ڈھونڈ نکالتا ہے۔ منٹو کے بعد وہ قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے ہاں بھی جادوئی حقیقت نگاری کے عناصر دریافت کر چکے ہیں۔

۶. جادوئی حقیقت نگاری اور فینٹسی:

جادوئی حقیقت نگاری کی بھرپور تخیلاتی فضا کی وجہ سے اکثر اوقات اس کو فینٹسی سے آمیز کیا جاتا ہے، حال آنکہ دونوں میں واضح فرق موجود ہے۔ اس ضمن میں میگی این بوورز اپنی کتاب میں لکھتی ہیں:

"ترجمہ: طلسمی حقیقت نگاری اور فینٹسی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ فینٹسی میں فکشن نگار اپنے تخیل سے نئے آسمان اور نئے جہان پیدا کرتا ہے جب کہ

طلسمی حقیقت نگاری میں وہ اسی "دنیا" کے باطن میں پوشیدہ طلسم کو بیان کرتا ہے۔"۱۹

لیکن ڈاکٹر ناصر عباس نیر جادوئی حقیقت نگاری کی تعریف میں فینٹسی کو جادوئی حقیقت نگاری سے الگ کر کے نہیں دیکھتا۔ اس کا خیال ہے:

"حقیقت و فنتاسی کی متوازیت، جسے ہم طلسماتی حقیقت نگاری کا نام بھی دے سکتے ہیں، ایک ایسی تکنیک ہے جس کے ذریعے پسِ نو آبادیاتی فکشن اپنی شعریات کا اظہار کرتا ہے۔"۲۰

اس کے ساتھ ساتھ جادوئی حقیقت نگاری میں چیزوں کا ایک دوسرے میں ضم ہو جانا فینٹیسی کی طرح تحیر یا وحشت یا سنسنی پھیلانے کے لیے نہیں ہوتا بل کہ ان میں یہ ملاپ ایسے ہی واقع ہوتا ہے جیسے کسی جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی فن پارے کے باقی تمام واقعات رونما ہوتے ہیں، کیوں کہ جادوئی حقیقت نگاری میں چیزیں ہمارے اردگرد کی دنیا سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اس میں ماورائے حقیقت واقعے یا فوق العقل کردار کی خلق پر حیرانی کا اظہار نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے لیے سائنسی تشریح کا سہارا لیا جاتا ہے بل کہ اول سے لے کر آخر تک اسے ویسے ہی ماورائے حقیقت تصور کیا جاتا ہے اور قاری مصنف کے ساتھ اسے معمول کے مطابق کہانی کا ایک موڑ سمجھ کر قبول کر کے آگے بڑھتا ہے۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"طلسماتی حقیقت نگاری سائنس کی نہیں، سائنسیت کا انکار کرتی ہے۔"۲۱

۲۔ جادوئی حقیقت نگاری کی خصوصیات / عناصر:

مختلف تنقید نگاروں نے جادوئی حقیقت نگاری کی مختلف خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ عبدالعزیز ملک اپنی کتاب میں جے اے کڈن (J. A. Cuddon) کی تعریف سے جادوئی حقیقت نگاری کی درجہ ذیل خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں:

"۱. تخیلاتی و حقیقی دنیا کا اشتراک

۲. وقت کی خود ساختہ تعبیر

۳. بھول بھلیوں سے بھرا ہوا پلاٹ

۴. خوابوں کا استعمال

۵. دیومالا اور جنوں پریوں کی کہانیاں

6. ماورائے حقیقت بیان

۷. پراسرار علوم

۸. تحیر آمیز عناصر

۹. غیر واضح عناصر کا استعمال" ۲۲

جادوئی حقیقت نگاری کی خصوصیات پر بات کرتے ہوئے وینڈے بی فارس (Wendy B Faris) کا نام یاد رکھنے سے تعلق رکھتا ہے کیوں کہ اس تکنیک پر کام کے حوالے سے وہ ایک اہم تنقید نگار ہے۔ وینڈے بی فارس اپنی کتاب میں جادوئی حقیقت نگاری کی درجہ ذیل خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں:

> "ترجمہ: میں اس طریقہ کار کی پانچ بنیادی خصوصیات تجویز کرتا ہوں۔ پہلی خصوصیت جادوئی حقیقت نگاری جادو کے غیر تخفیف پذیر عنصر پر مشتمل ہوتی ہے، دوسری خصوصیت میں جادوئی حقیقت نگاری کے بیانات مظہریاتی دنیا کی واضح موجودگی کی تفصیلات کے حامل ہوتے ہیں، تیسری؛ قاری دو متضاد واقعات کے مابین مفاہمت کی کوشش میں غیر یقینی شبہات کے تجربے سے گزرے، چوتھی بیانیہ مختلف دنیاؤں کو باہم پیوست کرے اور آخری جادوئی حقیقت نگاری وقت، جگہ اور شناخت کے مروجہ تصورات کو پریشان کر کے رکھ دے۔" ۲۳

مذکورہ بالا تمام خصوصیات زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ایسے منسلک ہیں کہ ایک کے نہ ہونے سے جادوئی حقیقت نگاری کی عمارت کھڑی نہ ہو پائے گی۔ اسی لیے یہ کہنا درست ہو گا کہ مذکورہ بالا تمام خصوصیات

در حقیقت جادوئی حقیقت نگاری کے پانچ ستون ہیں۔ اس کے علاوہ جادوئی حقیقت نگاری کی خصوصیات کے حوالے سے سیمچالم تمارانہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"Magic Realism has many central ideas like 'significance of magic and myth' , 'critique of rationality and progress' , doubting about reality' , exploration of identity' along with some exceptional presentation styles. Most of the magic realist texts have the great capabilities of myth and magic to create a version of reality that distinguishes itself from what is normally supposed as "real life" ۲۴

۳۔ جادوئی حقیقت نگاری کا طریقہ کار:

ا۔ تکثیریت:

تکثیریت کو انگریزی میں "Pluralism" کہا جاتا ہے۔ تکثیریت مابعد جدید اصطلاح ہے،؛ جس کے مطابق کوئی ایسی سچائی یا مرکز موجود نہیں ہے جس کی پیروی سب پر لازم ہو۔ ڈاکٹر اقبال آفاقی اپنی کتاب مابعد جدیدیت میں رولاں بارت کی نقل کرتے ہیں کہ:

"متون میں مرکزی معنویت کی تلاش اور اس کا انکشاف ایک فضول کارروائی ہے۔ کیونکہ متن بہت سی توضیحات کا ماخذ ہوتا ہے۔"۲۵

جادوئی حقیقت نگاری جب مرکز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتی ہے تو دراصل وہ تکثیریت کو راستہ دے دیتی ہے، جس کے ساتھ انتشار کا پیدا ہونا لازمی ہے، نتیجتاً یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جادوئی حقیقت نگاری پر مبنی فن پارے میں ایک

کردار کئی شناختوں کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تجربہ خارجی نہیں بلکہ داخلی بھی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"پسِ نو آبادیاتی دنیا تکثیری دنیا ہے، محض عددی طور پر تکثیری نہیں، کیفیتی ومعنیاتی طور پر بھی تکثیری۔"۲۶

جادوئی حقیقت نگاری میں تکثیریت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ناصر عباس نیر تکثیریت کو پسِ نو آبادیاتی فکشن کے لیے ضروری شرط قرار دیتا ہے۔ ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"ہم صرف اسی فکشن کو پسِ نو آبادیاتی فکشن کہہ سکتے ہیں جس میں مرکز کو توڑنے، تحلیل کرنے کی صلاحیت ہو اور وہ کثیر آوازی (polyphony) کی خصوصیت کا حامل ہو۔" ۲۷

۲۔ مخلوط البیانیہ:

مخلوط البیانیہ مابعد جدید ادبی رویہ ہے، جس کو انگریزی میں "Hybridity" کہا جاتا ہے۔ نو آبادیاتی عہد میں فرد کو تہذیب کے گم ہونے کا المیہ سامنے آیا۔ تہذیب کے گم ہونے سے مراد فرد سے اس بیانیے کا گم ہونا ہے جسے وہ مقامی بیانیہ کہتا ہے۔ مقامی بیانیے کو گم کرنے والا کوئی اور نہیں استعمار تھا، چناں چہ پسِ نو آبادیاتی فکشن استعمار کے بیانیے کے مقابلے میں اپنا متبادل مقامی بیانیہ تشکیل دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

"متبادل مقامی بیانیے کا مخاطب بہ یک وقت مقامیت اور استعماریت ہوتے ہیں۔ یہیں سے مقامی بیانیے میں ایک قسم کی مخلوطیت (hybridity)، ایک قسم کا اجتماعِ ضدین پیدا ہوتے ہیں۔"۲۸

خیال رہے کہ متبادل مقامی بیانیہ جواب تو استعمار کے بیانیے کا ہوتا ہے لیکن اس کی تشکیل میں غیر مقامی عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسی مخلوطیت کی وجہ سے جادوئی حقیقت نگاری سچائی اور حقیقت پر کسی ایک طبقے کی اجارہ داری سے آزادی حاصل کرتی ہے۔

۳۔ خاموش کلامی:

خاموش کلامی کو انگریزی میں "Authorial Reticence" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک عجیب طریقہ کار ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کچھ نہ کہنے سے کچھ کہنے جیسا کام کروانا۔ مصنف شعوری طور پر بعض چیزوں پر خاموشی اختیار کرتا ہے یا بعض واقعات سے اپنی بے خبری ظاہر کرتا ہے، لیکن کہانی میں ایسے رنگ بھر دیتا ہے، جس سے مصنف کے بجائے قاری ان واقعات پر بول پڑتا ہے۔ یہ وہ طریقہ کار ہے جس کی وجہ سے جادوئی حقیقت نگاری سے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کسی مسئلے کو سامنے لا کر کھڑا نہیں کرتی، بل کہ یہ اس مسئلے کا ادراک فراہم کرتی ہے۔

۴۔ حیرت انگیز سچائی کا بیان:

حیرت انگیز سچائی کو انگریزی میں "Marvelous Reality' کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے، ایک ایسی سچائی کا بیان جو جادو کیے بغیر ممکن نہ ہو۔ جادوئی حقیقت نگاری میں ایسے واقعات کی کثرت ہوتی ہیں؛ جو ایک بڑی سچائی پر تو مبنی ہوتے ہیں، لیکن اس کا بیان جادوئی ہوتا ہے، جیسے امیتا و گھوش کے ناول " The Calcutta Chromosome" میں کمپیوٹر بہ طور ایک کردار موجود ہے، جس کی اپنی ایک شخصیت ہے۔ اس لیے جادوئی حقیقت نگار کو اپنے قاری کو یہ یقین دلانا ہوتا ہے، کہ یہ دنیا ایک حیرت انگیز جگہ ہے، جہاں افسانوی دنیا کی طرح فوق الفطرت واقعات بھی رونما ہو سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ اوکسفرڈ ایڈوانسڈ لرنرز ڈکشنری، (اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس) ص ۱۲۲۶

۲۔ ناصر عباس نیر، "اُردو ادب کی تشکیل جدید"، ص ۲۷۰، ۷۱

۳۔ امجد طفیل، "ادب کا عالمی دریچہ" (لاہور: شرکت پریس، جنوری ۲۰۱۲ء) ص ۲۶

۴۔ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، "کشاف تنقیدی اصطلاحات "(اسلام آباد: پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، طبع دوم:۲۰۱۸ء)ص ۱۰۱

۵۔ امجد طفیل، "ادب کا عالمی دریچہ "، ص ۲۸

۶۔ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، "کشاف تنقیدی اصطلاحات "، ص ۱۰۱

۷۔ امجد طفیل، "ادب کا عالمی دریچہ "، ص ۲۸

۸۔ لوئس پارکنسن زمورا ، وینڈے بی فارس (مدیران) " Magical Realism: Theory, History, Community"(امریکا: ڈیوک یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۵ء)ص ۶

۹۔ ناصر عباس نیر، "اُردو ادب کی تشکیل جدید "، ص ۲۶۱

۱۰۔ عبدالعزیز ملک، "اُردو افسانے میں جادوئی حقیقت نگاری "، ص ۲۵

۱۱. Christopher Warns, "magical realism and post colonial novel" (Pangrame macmillin, Eng, 2009) p3

۱۲. Mathew C Strecher, "Magic Realism and the search for Identity in the fiction of Murakami Haruki (Journal of japan studies, vol25, 1999), p267

۱۳.Jeremy Hawthorn, "Studying the Novel" (Hodder Arnold London, 5th Ed, 2005)

۱۴. Simhachalam Thamarana, "Magic Realism in English Literature and its Significant Contribution" p265

۱۵.Concise Oxford Dictionary of Literary Terms" (New York, Oxford University Press, 2nd Ed, 2001) p146.

۱۶. https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/magical-realism?q=magical+realism+

۱۷۔ محمد عباس، انتظار حسین اور طلسمی حقیقت نگاری (اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، مشمولہ ادبیات انتظار حسین نمبر، شمارہ نمبر ۱۱۱-۱۲) ص ۴۰۱، ۴۰۲

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۰۱، ۴۰۲

۱۹. Maggie Ann Bowers, "Magical Realisim", p 24

۲۰۔ ناصر عباس نیر، "اُردو ادب کی تشکیلِ جدید"، ص ۲۷۰

۲۱۔ ایضاً، ص ۲۸۱

۲۲۔ عبد العزیز ملک، "اُردو افسانے میں جادوئی حقیقت نگاری"، ص ۲۴

۲۳. Wendy B Faris, ordinary enchantments "magical realism and the remystification" (USA, Vanderbilt University press, 1st Ed, 2004) p7

۲۴. Simhachalam Thamarana, "Magic Realism in English Literature and its Significant Contribution", p265

۲۵۔ اقبال آفاقی، ڈاکٹر، "مابعد جدیدیت" (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، اشاعت دوم: دسمبر ۲۰۱۸ء)، ص

۲۶۔ ناصر عباس نیر، "اُردو ادب کی تشکیلِ جدید"، ص ۲۶۹

۲۷۔ ایضاً، ص ۲۶۸

۲۸۔ ایضاً، ص ۲۷۸